INDIAN STREAMS RESEARCH JOURNAL
ISSN NO : 2230-7850
IMPACT FACTOR : 5.1651 (UIF)
VOLUME - 16 | ISSUE - 9 | OCTOBER – 2026

کرشن چندر کی ناول نگاری

از: ڈاکٹر ہاجر پروین
صدر شعبۂ اُردو، سیکیاب ڈگری کالج وجئے پور

اردو افسانوی ادب کی تاریخ میں کرشن چندر کا نام نہایت اہم اور ممتاز حیثیت رکھتا ہے۔ وہ اردو کے نامور افسانہ نگار، ناول نگار، ڈراما نویس اور ادیب تھے۔ انہوں نے اپنی تخلیقی صلاحیتوں کے ذریعے اردو فکشن کو ایک نئی وسعت عطا کی۔ ان کی تحریروں میں انسانی زندگی کے مختلف پہلوؤں، سماجی مسائل، معاشرتی ناہمواری، طبقاتی کشمکش، غربت، بھوک، محبت، نفرت، استحصال اور انسانی ہمدردی کی بھرپور عکاسی ملتی ہے۔

کرشن چندر کی ناول نگاری کا بنیادی مقصد انسانی زندگی کی حقیقتوں کو بے نقاب کرنا اور معاشرے میں پائی جانے والی ناانصافیوں کے خلاف آواز بلند کرنا ہے۔ وہ ایک ایسے ادیب تھے جنہوں نے اپنے عہد کے سماجی، سیاسی اور معاشی حالات کو گہری نظر سے دیکھا اور انہیں اپنی تخلیقات کا موضوع بنایا۔ ان کے ناولوں میں عام انسان کی زندگی، اس کے دکھ درد، محرومیاں اور خواب بڑی فنکارانہ مہارت کے ساتھ پیش کیے گئے ہیں۔

کرشن چندر کی سب سے بڑی خصوصیت ان کا انسان دوست نظریہ ہے۔ وہ مذہب، ذات، نسل اور طبقے کی تفریق سے بالاتر ہوکر انسانیت کو اہمیت دیتے ہیں۔ ان کے ناولوں میں مظلوم، غریب، کسان، مزدور اور معاشرے کے پسماندہ طبقات کے مسائل کو خصوصی اہمیت حاصل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی ناول نگاری اردو ادب میں ایک نمایاں مقام رکھتی ہے۔

کرشن چندر 23نومبر 1914ء کو وزیرآباد، ضلع گوجرانوالہ)موجودہ پاکستان (میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد ڈاکٹر گوری شنکر چوپڑا پیشے کے اعتبار سے ڈاکٹر تھے۔ کرشن چندر نے ابتدائی تعلیم مختلف مقامات پر حاصل کی اور بعد میں اعلیٰ تعلیم کے لیے لاہور کے گورنمنٹ کالج میں داخلہ لیا۔انہیں بچپن ہی سے ادب اور مطالعے سے دلچسپی تھی۔ انہوں نے اردو، فارسی، انگریزی اور دیگر زبانوں کے ادب کا مطالعہ کیا۔ کالج کے زمانے میں ہی ان کے اندر ادبی صلاحیتیں نمایاں ہونے لگیں۔کرشن چندر نے اپنی ادبی زندگی کا آغاز افسانہ نگاری سے کیا، لیکن بعد میں انہوں نے ناول، ڈراما، طنز و مزاح اور دیگر اصناف میں بھی طبع آزمائی کی۔ ان کی تحریروں میں زندگی کے حقیقی مسائل اور انسانی جذبات کی ترجمانی ملتی ہے۔تقسیم ہند کے بعد وہ ہندوستان میں مقیم ہوگئے اور ممبئی میں ادبی و فلمی سرگرمیوں سے وابستہ رہے۔ ان کا انتقال 8مارچ 1977ء کو ممبئی میں ہوا۔

کرشن چندر نے اردو فکشن کو ایک نئی فکری اور فنی جہت عطا کی۔ ان کی ادبی زندگی کا آغاز ایسے دور میں ہوا جب اردو ادب میں ترقی پسند تحریک زوروں پر تھی۔ اس تحریک نے ادب کو سماجی حقیقتوں، عوامی مسائل اور انسانی زندگی کے عملی تجربات سے قریب کیا۔

کرشن چندر نے بھی ترقی پسند نظریات سے اثر قبول کیا اور اپنے ادب میں سماجی انصاف، مساوات، انسان دوستی اور استحصال کے خلاف احتجاج کو نمایاں کیا۔ان کی تحریروں میں کسانوں، مزدوروں،

غریبوں اور مظلوم طبقوں کی زندگی کی عکاسی ملتی ہے۔ انہوں نے سرمایہ دارانہ نظام، جاگیرداری، غربت اور معاشرتی ناانصافی پر تنقید کی۔

کرشن چندر کی ناول نگاری کا بنیادی مقصد زندگی کی حقیقتوں کو ادبی انداز میں پیش کرنا تھا۔ انہوں نے ناول کو محض تفریح کا ذریعہ نہیں سمجھا بلکہ اسے سماجی شعور پیدا کرنے کا وسیلہ بنایا۔ ان کے ناولوں میں زندگی کے مختلف شعبوں اور طبقات کی نمائندگی ملتی ہے۔ وہ معاشرے کے ان افراد کو اپنے ناولوں کا موضوع بناتے ہیں جن کی آواز عام طور پر دبادی جاتی ہے۔ان کی ناول نگاری میں رومانیت، حقیقت نگاری، طنز، مزاح اور سماجی شعور کا امتزاج پایا جاتا ہے۔ وہ زندگی کے تلخ حقائق کو بھی دل کش اور مؤثر زبان میں پیش کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

کرشن چندر کے اہم ناول

کرشن چندر نے اردو ادب کو کئی اہم ناول عطا کیے۔ ان کے چند معروف ناول درج ذیل ہیں:

1. شکست
2. جب کھیت جاگے
3. ایک گدھے کی سرگزشت
4. غدار
5. آدھے گھنٹے کا خدا
6. طوفان کی کلیاں
7. ایک عورت ہزار دیوانے
8. دادر پل کے بچے

ان ناولوں میں مختلف سماجی، سیاسی، معاشی اور انسانی مسائل کی عکاسی ملتی ہے۔

1۔ جب کھیت جاگے

جب کھیت جاگے کرشن چندر کا ایک اہم ناول ہے۔ اس ناول میں کسانوں کی زندگی، ان کی محنت، غربت، استحصال اور جاگیردارانہ نظام کی ناانصافیوں کو موضوع بنایا گیا ہے۔مصنف نے کسانوں کی زندگی کے ان پہلوؤں کو پیش کیا ہے جن سے عام طور پر شہری معاشرہ پوری طرح واقف نہیں ہوتا۔ کسان دن رات محنت کرتا ہے، لیکن اس کی محنت کا پورا فائدہ اسے حاصل نہیں ہوتا۔ اس ناول میں کسانوں کے معاشی مسائل، زمینداروں کا ظلم اور طبقاتی فرق نمایاں طور پر دکھائی دیتا ہے۔ عنوان بھی علامتی اہمیت رکھتا ہے۔ کھیتوں کا جاگنا دراصل کسانوں میں شعور، بیداری اور اپنے حقوق کے احساس کی علامت ہے۔

2۔ ایک گدھے کی سرگزشت

کرشن چندر کا ناول **ایک گدھے کی سرگزشت** طنز و مزاح کے حوالے سے خاص اہمیت رکھتا ہے۔اس ناول میں ایک گدھے کو مرکزی کردار بناکر انسانی معاشرے کی کمزوریوں، سیاسی منافقت، سماجی ناانصافی اور طبقاتی امتیاز پر طنز کیا گیا ہے۔ مصنف نے گدھے کی زبان سے انسانی معاشرے کی ایسی حقیقتیں بیان کی ہیں جو عام طور پر انسان خود بیان کرنے سے گریز کرتا ہے۔اس ناول میں طنز کے ساتھ ساتھ گہری سماجی معنویت بھی موجود ہے۔ گدھا یہاں ایک علامتی کردار ہے جو معاشرے کی حقیقتوں کو بے نقاب کرتا ہے۔

3۔ غدار

غدار کرشن چندر کی اہم تخلیقات میں شمار کیا جاتا ہے۔ اس ناول میں تقسیم ہند کے حالات اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والے انسانی مسائل کی عکاسی ملتی ہے۔تقسیم کے دوران مذہبی تعصب، فرقہ وارانہ فسادات، ہجرت اور انسانی رشتوں کی شکست و ریخت نے برصغیر کے معاشرے کو گہرے طور پر

متاثر کیاکرشن چندر نے اس ناول میں انسانی ہمدردی اور بھائی چارے کے جذبے کو اہمیت دی ہے۔ ان کے نزدیک انسان کی اصل شناخت اس کی انسانیت ہے، نہ کہ اس کا مذہب یا طبقہ۔

4۔ شکست

شکست میں انسانی زندگی کی ناکامیوں، محرومیوں اور معاشرتی حالات کے اثرات کو پیش کیا گیا ہے۔ کرشن چندر اپنے کرداروں کے ذریعے یہ دکھاتے ہیں کہ سماجی اور معاشی حالات کس طرح انسان کی زندگی اور اس کے خوابوں کو متاثر کرتے ہیں۔اس ناول میں حقیقت نگاری اور جذبات نگاری دونوں کے عناصر ملتے ہیں۔

کرشن چندر کی ناول نگاری کا سب سے اہم موضوع سماجی حقیقت نگاری ہے۔ وہ معاشرے کی حقیقی صورت حال کو اپنے ناولوں میں پیش کرتے ہیں۔ ان کے یہاں غربت، بھوک، بے روزگاری، طبقاتی امتیاز، ظلم، استحصال اور معاشرتی ناانصافی جیسے موضوعات نمایاں ہیں۔وہ معاشرے کی خوب صورتیوں کے ساتھ اس کی خامیوں کو بھی بے نقاب کرتے ہیں۔ ان کا مقصد محض واقعات بیان کرنا نہیں بلکہ قاری کو معاشرتی مسائل کے بارے میں سوچنے پر آمادہ کرنا ہے۔

کرشن چندر کے ادب کا بنیادی نظریہ انسان دوستی ہے۔ وہ ہر انسان کے دکھ درد کو اپنا دکھ درد سمجھتے ہیں۔ان کے ناولوں میں مذہبی، نسلی اور طبقاتی امتیاز کے خلاف آواز بلند کی گئی ہے۔ وہ انسانیت، محبت، بھائی چارے اور مساوات کو اہمیت دیتے ہیں۔ ان کی تحریروں میں غریب اور مظلوم انسانوں کے ساتھ گہری ہمدردی ملتی ہے۔

کرشن چندر کی ناول نگاری میں طبقاتی کشمکش کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ وہ معاشرے میں امیر اور غریب کے درمیان بڑھتے ہوئے فرق کو نمایاں کرتے ہیں۔ ان کے ناولوں میں سرمایہ دار، جاگیردار، کسان اور مزدور کے درمیان تعلقات کو حقیقت پسندانہ انداز میں پیش کیا گیا ہے۔وہ دکھاتے ہیں کہ معاشی طاقت رکھنے والے افراد کس طرح کمزور طبقوں کا استحصال کرتے ہیں۔

کرشن چندر نے کسانوں اور مزدوروں کی زندگی کو اپنے ناولوں میں اہم مقام دیا ہے۔ ان کے نزدیک یہ طبقے معاشرے کی تعمیر میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں، لیکن خود بنیادی سہولتوں سے محروم رہتے ہیں۔ ان کے ناولوں میں کسان کی محنت، مزدور کی بے بسی اور معاشی استحصال کو نمایاں کیا گیا ہے۔

تقسیمِ ہند کرشن چندر کے ادبی شعور پر گہرے اثرات مرتب کرنے والا واقعہ تھا۔ انہوں نے تقسیم کے نتیجے میں پیدا ہونے والے فسادات، ہجرت، خوف، نفرت اور انسانی المیے کو اپنی تخلیقات میں جگہ دی۔ان کے نزدیک فرقہ واریت انسانیت کے لیے ایک بڑا خطرہ ہے۔ وہ مذہبی تعصب کے بجائے انسانی محبت اور بھائی چارے کا پیغام دیتے ہیں۔

کرشن چندر کی ناول نگاری میں عورت کی زندگی اور اس کے مسائل کو بھی اہمیت حاصل ہے۔ انہوں نے عورت کی سماجی حیثیت، معاشی محرومی، جذباتی مسائل اور مردانہ معاشرے کی پابندیوں کو پیش کیا ہے۔ان کے نسائی کردار محبت، قربانی، جدوجہد اور خودداری کی مختلف صورتوں میں سامنے آتے ہیں۔

کرشن چندر کی ناول نگاری میں رومانیت کا عنصر بھی موجود ہے۔ ان کے یہاں محبت ایک خوب صورت انسانی جذبہ ہے، لیکن یہ جذبہ معاشرتی حالات اور زندگی کی تلخیوں سے متاثر بھی ہوتا ہے۔ ان کی تحریروں میں فطرت، حسن، محبت اور انسانی تعلقات کی دل کش تصویریں ملتی ہیں۔ان کی زبان عام فہم اور سلیس ہے۔ وہ مشکل الفاظ اور پیچیدہ جملوں کے بجائے سادہ اور رواں زبان استعمال کرتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ ان کی تحریریں عام قارئین میں بھی مقبول ہیں۔ان کے ناولوں میں زندگی کی حقیقی تصویریں ملتی ہیں۔ وہ کرداروں اور واقعات کو معاشرتی حالات کے مطابق پیش کرتے ہیں۔

کرشن چندر طنز و مزاح کے فن میں بھی مہارت رکھتے تھے۔ وہ معاشرے کی خامیوں اور انسانی کمزوریوں کو طنزیہ انداز میں پیش کرتے ہیں۔ ان کا طنز محض ہنسانے کے لیے نہیں بلکہ معاشرتی اصلاح اور شعور پیدا کرنے کے لیے ہوتا ہے۔

کرشن چندر کی منظر نگاری بہت دل کش ہے۔ وہ قدرتی مناظر، دیہاتی ماحول، کھیتوں، باغات، دریاؤں اور انسانی زندگی کے مختلف مناظر کو خوب صورتی سے پیش کرتے ہیں۔

ان کے کردار زندگی کے حقیقی نمائندے ہیں۔ ان میں کسان، مزدور، غریب، سرمایہ دار، عورت، بچے اور معاشرے کے مختلف طبقات کے افراد شامل ہیں۔ وہ کرداروں کے ذریعے معاشرتی مسائل اور انسانی نفسیات کی عکاسی کرتے ہیں۔

ان کے بعض ناولوں میں علامتوں کا استعمال ملتا ہے۔ خاص طور پر ایک گدھے کی سرگزشت میں گدھے کا کردار ایک علامت کے طور پر سامنے آتا ہے۔ان کے ناولوں میں انسانی جذبات کی بھرپور ترجمانی ملتی ہے۔ محبت، نفرت، غم، خوشی، مایوسی اور امید کو مؤثر انداز میں پیش کیا گیا ہے۔

کرشن چندر کا تعلق ترقی پسند ادبی تحریک سے تھا۔ ترقی پسند تحریک نے ادب کو زندگی کے حقیقی مسائل سے قریب کیا اور ادیبوں کو سماجی ناانصافی، معاشی استحصال اور طبقاتی فرق کے خلاف لکھنے کی ترغیب دی۔کرشن چندر نے ان نظریات کو اپنی ناول نگاری میں جگہ دی۔ ان کے نزدیک ادب کا مقصد صرف حسن و جمال کی تخلیق نہیں بلکہ انسانی زندگی کی بہتری اور سماجی شعور کی بیداری بھی ہے۔ ان کے ناولوں میں کسانوں، مزدوروں اور مظلوم طبقات کے مسائل کی عکاسی اسی ترقی پسند فکر کا نتیجہ ہے۔

کرشن چندر کی ناول نگاری کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک حقیقت پسند اور انسان دوست ادیب تھے۔ انہوں نے معاشرے کے مختلف طبقوں کی زندگی کو نہایت گہرائی سے دیکھا اور اسے اپنی تخلیقات کا موضوع بنایا۔ ان کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ پیچیدہ سماجی مسائل کو سادہ اور دل کش زبان میں پیش کرتے ہیں۔ ان کے ناولوں میں انسانی ہمدردی، طنز و مزاح، رومانیت اور حقیقت نگاری کا امتزاج ملتا ہے۔تاہم ان کی ناول نگاری پر بعض ناقدین نے یہ اعتراض بھی کیا ہے کہ بعض مقامات پر ان کا اصلاحی اور نظریاتی رجحان فن پر غالب آجاتا ہے۔ بعض کردار اور واقعات نظریے کی ترجمانی کرتے ہوئے محسوس ہوتے ہیں۔ اسی طرح ان کی بعض تحریروں میں جذباتیت کی شدت بھی دکھائی دیتی ہے۔ اس کے باوجود ان کی تخلیقی قوت، زبان کی روانی، منظر نگاری اور انسان دوستی ان کی ادبی اہمیت کو برقرار رکھتی ہے۔

کرشن چندر اردو فکشن کے ان اہم ادیبوں میں شامل ہیں جنہوں نے ناول اور افسانے کو سماجی زندگی سے قریب کیا۔ انہوں نے عام انسان کے مسائل کو ادبی موضوع بنایا اور اردو ادب میں انسان دوستی اور ترقی پسند فکر کو فروغ دیا۔ان کی تحریروں نے اردو فکشن کو موضوعاتی وسعت عطا کی۔ انہوں نے دیہی زندگی، شہری معاشرت، کسانوں، مزدوروں، عورتوں اور مظلوم طبقات کے مسائل کو اپنی تخلیقات میں جگہ دی۔ ان کا شمار اردو کے مقبول اور صاحبِ اسلوب ناول نگاروں میں ہوتا ہے۔ ان کی تخلیقات آج بھی ادبی مطالعے اور تحقیق کے لیے اہمیت رکھتی ہیں۔

مختصر یہ کہ کرشن چندر اردو ناول نگاری کے ایک اہم اور منفرد ادیب ہیں۔ ان کی ناول نگاری میں سماجی حقیقت نگاری، انسان دوستی، ترقی پسند فکر، طبقاتی شعور، طنز و مزاح اور رومانیت کے عناصر نمایاں ہیں۔انہوں نے اپنی تخلیقات میں غریبوں، کسانوں، مزدوروں اور مظلوم انسانوں کی زندگی کو

موضوع بنایا اور معاشرتی ناانصافیوں کے خلاف آواز بلند کی۔ ان کی زبان سادہ، شگفتہ اور دل کش ہے۔ کردار نگاری، منظر نگاری اور جذبات نگاری میں بھی انہیں خاص مہارت حاصل ہے۔کرشن چندر کی ناول نگاری کا بنیادی پیغام انسانیت، محبت، مساوات اور سماجی انصاف ہے۔ انہوں نے اردو ادب کو ایسا قیمتی سرمایہ عطا کیا جو آنے والی نسلوں کے لیے بھی اہمیت رکھتا ہے۔